اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

جلد ۵ نمبر ۱۵

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنہ ۲۸ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۰ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

نظام تعلیم کا مستقبل	۳/۱	عبدالرحیم شبلی
کامیابی و کامرانی اتحاد و نظام میں	۱۱/۷	محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ شمیم
دودھ پلانے کے متعلق ہدایات	۱۲/۱۱	ماخوذ
موت سے نہ ڈرو، ضروری باتیں	صہ ۱۴/۱۳	مبارکہ رشیدہ صاحبہ
رپورٹ لجنہ	صہ ۱۴	
آمین نظم	۱۸/۱۵	حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

دوشنبہ مبارک دوشنبہ

اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اکثر مبارک تقاریب دوشنبہ کے روز ہی ہوتی ہیں اور یوں اس الہام کی تصدیق ہوتی رہتی ہے۔ جیسا کہ نظم مندرجہ صفحہ ۱۵ تا ۱۸ سے ظاہر ہے۔ ۲۹ر جون کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے سات بچوں (صاحبزادے اور صاحبزادیوں) کی آمین ہوئی۔ بطور اظہار تشکر انعامات الٰہی عصر کے وقت حرم اوّل حضرت خلیفۃ المسیح کے مکان میں جلسہ ہوا۔ جس میں کئی خواتین شامل تھیں۔ حضرت ام المومنین سیدہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اور محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بھی مالیر کوٹلہ سے موجود تھیں۔ تمام مجمع کے ساتھ بچوں کو سامنے بٹھا کر دعائیں کی گئیں۔ حضور کی نظم پڑھی گئی۔ آخر میں شیرینی تقسیم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ایسے کئی مسرت افزا ایام ان مبارک وجودوں کی زندگی میں لائے۔ اور ان کے ذریعے سے قرآن مجید کی لائی ہوئی تعلیم اکناف عالم میں پھیلے۔ اور نور ہدایت قلوب میں ایمان کی روشنی کو فروزاں رکھے۔

لڑکیوں کیلئے ایف۔ اے کلاس کا افتتاح

خدا کے فضل سے قادیان میں تعلیم النسوان خوب ترقی کر رہی ہے پہلے صرف پرائمری گرلز سکول تھا پھر مڈل ہوا۔ پھر انٹرنس۔ یہاں تک کہ پہلے سال سات طالبات امتحان انٹرنس میں کامیاب رہیں۔ اور مولوی کا امتحان پاس کرنے والی لڑکیوں کی فہرست بھی دی جا چکی ہے۔ اب ایک اور قدم اُٹھایا گیا ہے۔ اور طالبات کے لئے ایف۔ اے کلاس کا افتتاح ہو گیا۔ جو یکم جولائی کو حضور نے اعلان فرمایا۔ تقریر میں گذشتہ ۶ سال کی تعلیمی ترقی پر حضور نے تبصرہ فرماتے ہوئے۔ اپنا یہ منشا ظاہر کیا۔ اس تعلیم کو جاری رکھا جائے حتیٰ کہ اتنی تعداد کثیر گریجوئیٹ خواتین کی پیدا ہو جائے کہ ہم نہ صرف سکول میں بلکہ کالج میں بھی سب کا سب زنانہ سٹاف احمدی رکھ سکیں۔

خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کی وفات

۲ر جولائی جمعرات خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر نے ایک طویل علالت کے بعد وفات پائی۔ غفر اللہ لہٗ۔ خان بہادر موصوف نے دنیا میں بھی اعلیٰ مقام حاصل کیا اور پھر عاقبت کے لئے بھی جو نشان ہمارے سامنے ہے یعنی مقبرہ بہشتی کے خاص حصے میں (جس میں حضرت مسیح موعودؑ کا مزار مبارک ہے) مدفین وہ خدا تعالیٰ کی دین اور اسکی قدرت و حکمت کا بیّن ثبوت ہے۔

خان بہادر مرزا صاحب کے حضرت خلیفہ اوّل رضؓ سے بہت تعلّقات خلوص و نیازمندی تھے آپ نے دو سال پیشتر اپنی احمدیت کا اعلان فرما دیا تھا اور جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح نے ارشاد فرمایا تھا کہ مرزا صاحب نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۱ء

نظامِ تعلیم کا مستقبل

تعلیم کی تعریف — تعلیم دراصل انسان کی روحانی، ذہنی اور جسمانی ترقیات کا نام ہے۔ جس طرح محض نظامی یا جسمانی ترقی کو ہم تعلیم نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح صرف ذہنی اور دماغی ترقیات کو تعلیم کا نام دینا درست نہیں۔ تعلیم اس علم کے سیکھنے کو کہتے ہیں۔ جو مذکورہ بالا تینوں عناصرِ انسانی کے ارتقاء میں ہر طرح سے ممد و معاون ہو۔ تعلیم کو اُن علوم کے واسطہ ہونا چاہیئے۔ جو متعلم خود مشاہدہ کر سکے اور جس کی وہ خود جانچ پڑتال کر سکے۔ محض تصویریوں پر مبنی نہ ہو۔ بلکہ اس میں عملی رجحان بھی پایا جائے۔ پھر تعلیم ایسی ہونی چاہیئے۔ جو نہ صرف ادبی اور تنقیدی نوعیت کی ہو۔ بلکہ ان امور پر بھی مشتمل ہو۔ جو ملک کی زندگی کے مسائل کو بھی حل کر سکیں۔ مثلاً اقتصادی تعلیم مروّج ہو جو ہندوستان جیسے نادار و ناشائستہ ملک کو قعرِ مذلت سے نکال کر جادۂ ترقی پر گامزن کرے۔

مختصر یہ کہ تعلیم اقتضائے زمانہ کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اور اس میں سوسائٹی کی جدید اقتصادی تربیت کو بھی مدِّنظر رکھنا چاہیئے۔ نیز علوم کی تدوین و تدریس ایسے طور پر کی جائے جو انسانی فعلیت کے تمام شعبہ جات پر حاوی ہو۔ اور نوعِ انسانی کی معاشی اور روحانی کوششوں کو اپنی اصلی جگہ پر بحال کر دے۔ اور ساتھ ہی نسلِ انسانی میں اتحادِ عمل اور ارتباط و یکجہتی پیدا کرے نہ یہ کہ فرقہ دارانہ منافرت کو بڑھا کر ملک کے لئے امن سوز ثابت ہو۔

اب ہم اسی اصل کے ماتحت مروّجہ نظامِ تعلیم کو پرکھتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں۔ کہ موجودہ تعلیم میں کیا کیا نقائص ہیں۔ اور یہ کہ ان کی اصلاح کس طرح پر ہو سکتی ہے۔ لیکن اس سے پہلے مجھے یہ بتانا ہے۔ کہ نظامِ تعلیم میں تبدیلی کی کیا ضرورت ہے۔

دَورِ جدید — سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جنگِ عظیم نے نہ صرف سلطنتوں کی قوی اور مستحکم بنیادوں کو متزلزل کر دیا۔ بلکہ اُس نے انسانی زندگی اور انسانی دماغ میں بھی ایک عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا ہے۔ یہ امرِ واقعہ ہے۔ کہ جنگِ عظیم کے بعد دنیا میں ایک نئے دَور کا آغاز ہوا۔ اور اس ہولناک واقعہ نے انسانی دماغ کے اُن نظامات کو درہم برہم کر دیا ہے جو فطرتِ انسانی کی ناقابلِ تغیر بنیادوں پر مبنی سمجھے جاتے تھے۔ اب تقریباً ہر شعبۂ زندگی پر اعتراض ہونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لگے ہیں۔ اور کوئی مسئلہ ایسا نہیں رہا۔ جس کو شک و شبہ کی نظر سے نہ دیکھا جائے۔ کیا سیاسیات اور کیا علوم و فنون تمام پر اس فتنہ عظیم کا گہرا اثر پڑا ہے ۔

خیالات میں تبدیلی

ایک زمانہ تھا جب لوگوں کا رجحان مذہب کی طرف تھا۔ لیکن اس مادہ پرستی کے پُر آشوب زمانہ میں مذہب کو انسانی زندگی کا ایک غیر ضروری جزو قرار دیکر ترک اور قوم پرستی کو منتہائے نظر قرار دیکر اس کی طرف رجوع کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح سائنس پر بھی زبردست حملے ہو رہے ہیں۔ مثلاً پہلے یہ خیال تھا۔ کہ انسان چار عناصر سے مرکب ہے۔ ہوا۔ پانی۔ مٹی اور آگ۔ لیکن نئی تحقیق سے یہ ثابت ہوگیا۔ کہ ان عناصر کی بھی آگے تقسیم ہو سکتی ہے یعنی یہ چیزیں بھی مرکب ہیں۔ اسی طرح پہلے یہ خیال تھا۔ کہ دنیا ذرات سے بنی ہوئی ہے۔ لیکن موجودہ تحقیق نے اس نظریہ کو بھی غلط قرار دیا ہے۔ اسی طرح دیگر قدیمی اصول کو جدید تحقیقات نے نادرست ثابت کر دیا ہے۔ لیکن تفصیل کی گنجائش نہیں ۔

تعلیم میں اصلاح کی ضرورت

تعریف تعلیم کے سلسلہ میں یہ لکھا جا چکا ہے۔ کہ تعلیم کو اقتضائے زمانہ کے مطابق ہونا چاہیئے۔ پس جبکہ یہ ثابت ہوگیا۔ کہ جنگ عظیم کے بعد ہم نے ایک نئے زمانہ میں قدم رکھا ہے۔ تو ضروری طور پر نظام تعلیم میں بھی انقلاب ہونا چاہیئے۔ اور اس کو دور حاضرہ کے مطابق ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہماری نوخیز پود اپنے آپکو دور جدیدہ کے مطابق ڈھال سکے۔

اور اپنے پاؤں پر کھڑی ہونے کے قابل بنا سکے ۔

دوسرے ہندوستان آجکل جس نازک دور میں سے گذر رہا ہے اس کا ذکر پچھلے مضامین میں ہو چکا ہے۔ ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ملک کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچائیں اور اس کو منازل ترقی پر گامزن کرنے میں ہر ممکن کوشش کریں۔ میں یہ بتا چکا ہوں۔ کہ ہمارا ملک بالکل جاہل۔ ناخواندہ اور ان پڑھ باشندوں پر مشتمل ہے۔ اور یہی جہالت اس کی ترقی میں حارج ہے۔ اب سوال صرف یہ ہے۔ کہ ہم ملک میں کیسی تعلیم کو رائج کریں اور آئندہ نظام تعلیم کن امور پر مشتمل ہو۔ یہ تو ایک لمبا مضمون ہے۔ لیکن میں صرف موٹے موٹے مسائل علمی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں تاکہ ہمیں اپنی نوخیز نسل کا مستقبل خوشگوار بنا سکیں ۔

نیا نظام تعلیم

سب سے پہلی اور ضروری اصلاح طلب بات مذہبی تعلیم ہے۔ آجکل جو کتب مدارس اور کالجوں میں پڑھائی جاتی ہیں وہ یا پھر وہ فرقہ دارانہ کشیدگیوں کی خلیج کو وسیع کرنے میں ممد ثابت ہوتی ہیں۔ اس میں تو شک نہیں کہ فرقہ دارانہ تعلیم پر زیادہ زور دینے سے مذہبی تفرقوں کا استحکام ہوتا ہے۔ اور یہی تفرقہ آگے بڑھ کر معاشرتی زندگی تک پہنچتا ہے۔ اور رگ رگ میں سرائت کر جاتا ہے۔ نیز سیاسی معاملات میں تلخی پیدا کر کے ترقی میں حارج ہوتا ہے۔ لیکن ایسی صورت میں جبکہ ہندو اور مسلمان ایکدوسرے کے خلاف حریفانہ طور پر صف آرا ہوں۔ اور نہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف علیحدہ علیحدہ مذہبی احساس رکھتے ہوں۔ بلکہ نسلی اور اقتصادی و معاشرتی حیثیت سے بھی اختلاف کا احساس ہو اور اپنی تعداد اور وسائل قوت کے اعتبار سے باہم مدمقابل نہ ہو سکتے ہوں تو اُن کے درمیان مفاہمتیں پیدا کرنی ضروری ہیں۔ سرکاری مدارس میں غیر جانبدارانہ پالیسی پر عمل کیا جا رہا ہے لیکن یہ پالیسی ہمارے قومی اخلاق کی بنیادوں کو کمزور کر رہی ہے۔ پس یہ ضروری ہے کہ جدا جدا مذہبی تعلیم کا نظام قائم کیا جائے جس میں فرقہ دارانہ اختلافات نہ ہوں اور مذہب کو ایک ایسی صورت میں پیش کیا جائے۔ کہ جو بجائے فرقہ دارانہ کشیدگیوں کے عالمگیر رواداری اور اخوت پیدا کرے۔

واسطۂ تعلیم کونسا ہو؟

دوسری بات جس کا فیصلہ ہمیں کرنا ہے وہ یہ ہے۔ کہ آئندہ نظامِ تعلیم میں MEDIUM OF INSTRUCTION یا واسطۂ تعلیم کیا ہو؟ ہندو اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ ہندی ہو اور مسلمان یہ کہتے ہیں کہ اُردو زبان کو فروغ دیا جائے۔ بہرحال ہمیں ایک ایسی زبان کو اختیار کرنا پڑیگا۔ جو فصیح ہو اور جو تمام دیگر زبانوں پر حاوی ہو۔

میرے خیال میں اس مشکل کا اِس طرح پر حل ہو سکتا ہے کہ ملک کو باشندوں کی زبان کے لحاظ سے منقسم کر دیا جائے۔ اور اُن کی باہمی گفتگو کو تو انہیں کی زبان میں رہنے دیا جائے۔ اور ایک زبانِ عمومی ہو۔ جو آپس میں خط و کتابت کرنے کے لئے رائج کی جائے۔ اور اسی کو واسطۂ تعلیم بھی قرار دیا جائے۔

لیکن یہ اُس وقت تک ہو نہیں سکتا جب تک کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں مفاہمت کی کوئی صورت پیدا نہ ہو جائے اور ملک کو زبان کے لحاظ سے صوبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

اقتصادی تعلیم

تیسری بات جو ہمارے مدِ نظر ہے وہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں بیکاری روز بروز بڑھ رہی ہے۔ پس اس کے لحاظ سے ہمیں بچوں کو ایسی تعلیم دینی چاہیئے جو اُن کی آئندہ زندگی میں کارآمد ثابت ہو سکے۔ آجکل صنعتی تعلیم کی طرف توجہ بہت کم ہے۔ لیکن اس کی وجہ غالباً یہی ہے کہ ملک میں صنعت و حرفت کی Institutions (انسٹیٹیوشنز) یا تعلیم گاہیں آبادی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، بہت کم ہیں۔

نیز ہمارے ملک کے باشندے زیادہ تر کاشتکار ہیں۔ اور یہاں کی آب و ہوا بھی متقضی ہے۔ کہ یہی پیشہ اختیار کیا جائے۔

پس ضرورت ہے۔ کہ ملک میں صنعت و فلاحت کے سکول و کالج کھولے جائیں۔ اور غریب بچوں کے لئے ان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے خاص سہولتیں بہم پہنچائی جائیں اور انکو Modern Scientific Discoveries یعنی اکتشافاتِ علمیہ عصریہ سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ نئے اصولوں پر فلاحت و کاشتکاری کے پیشہ کو نباہ سکیں۔

طبعیات

کانگرس کی یہ تحریک کہ ہندوستانیوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

KHILAFAT LIBRARY

علوم مغربیہ سے بہرہ ور نہ ہونا چاہیئے۔ سراسر تنگ نظری و خود غرضی پر مبنی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ہندوستان کے ہر سچے سپوت کو آزاد خیالی کا خواہشمند ہونا چاہیئے۔ اور ہر محب وطن کا یہ فرض ہے۔ کہ گھریلو دستکاریوں کی تائید اور حوصلہ افزائی کرے۔ لیکن یہ بات اس مشورہ سے بالکل مختلف ہے۔ کہ ہندوستان میں مشینوں اور کلوں کا استعمال نہ کرنا چاہیئے ؛

اپنی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم سائنس کا بغور مطالعہ کریں اور جہاں سے بھی ہو سکے تحصیل علم کریں کسی سے اچھی بات لینی کوئی گناہ نہیں" "اطلبوا العلم ولو کان بالصین" "علم حاصل کرو خواہ چین بھی جانا پڑے" حضرت رسول عربی صلعم کا فرمان ہے وہ یہ تعلیم دیتا کہ کہ تمام نئے انکشافات و ایجادات کے نتائج بُرے ہیں ایک مہمل اصول ہے۔ نام نہاد قومی درسگاہوں کی شدت سے مخالفت کرنی چاہیئے ؛

تاریخوں کا مطالعہ { قومی تعصب / بین الاقوامی

تعلقات میں کشیدگی پیدا کرنے کا آلہ ہے۔ ہمیں تنگ نظری۔ تعصب اور خود غرضی کو ترک کر دینا چاہیئے۔ اور دوسروں کی خوبیوں کو تسلیم کرنے میں تامل نہیں کرنا چاہیئے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے۔ کہ اپنے بچاؤ کی خاطر یہ احتیاط رکھنی چاہیئے کہ ہم دوسری قوموں کے رنگ میں اسقدر نہ رنگے جائیں۔ کہ جس سے اپنی قوم کو نقصان ہو۔ جو چیزیں ہمارے حیطۂ نظر کے اندر ہیں۔ اُن پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ لیکن ساتھ ہی اقوام غیر کے علمی کارناموں اور خوبیوں کو تسلیم کریں ؛

"یہ جذبہ تاریخ کے مطالعہ سے پیدا کیا جاسکتا ہے۔ اگر تاریخ کی تدوین و تعلیم مسلّمہ طریقوں پر کیجائے تو وہ اتحادِ باہمی اور محبت و اخوت کو پیدا کرنے میں مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ مثلاً یہ کہ تواریخ میں جنگ و جدل کے عنصر کم کر دیئے جائیں۔ اور وہ اس بات کو ظاہر کریں کہ تاریخ عالم میں کس طرح اختلاف سے ہم آہنگی کی طرف ترقی ہوئی ہے۔ ایسی تاریخ کا یہ اثر ہو گا۔ کہ وہ تمام اختلافات و تنازعات مقامی فرقہ دارانہ اور قومی تلخیوں کو دُور کر دیگی ہم کو اپنے عہد سلف کے کمزور بھائیوں کی جدوجہد یا کوتاہیوں میں ایسی باتیں نظر آئینگی۔ جو یا تو ہم پر گذر چکی ہیں۔ اور یا گذر سکتی ہیں۔ تاریخ ہماری اس بات میں معین ہو گی۔ کہ ہم ہر قسم کی جماعتی جنگ اور منافرت و بین الاقوامی اور مذہبی کشمکش کو اس کے حقیقی رنگ میں دیکھ سکیں یعنی یہ کہ ان میں پڑنا انسانیت کی روح کے خلاف ایک گناہ عظیم ہے۔ تاریخ مادہ پرستی کا توڑ بتلا سکتی ہے۔ اور مادہ پرستی وہ زہر ہے جو [illegible] کے [illegible] انسانوں کو خونخوار درندے اور ناپاک خنزیر بنا دیتی ہے" (انڈیا اینڈ یورپ مصنفہ عبداللہ یوسف علی)

قابل مصنف نے تاریخ کے فائدوں پر کافی روشنی ڈال دی ہے۔ اس پر مزید حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم النسواں

اگرچہ مذکورہ بالا باتیں بھی تعلیم النسواں کا جزو ہیں۔ لیکن یہاں میں صرف یہ ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آجکل عورتیں مردوں کے برابر حقوق لینے کے لئے جدّوجہد کر رہی ہیں اور اُن کی آزادی کم از کم علمی حیثیت سے مسلّم بھی ہو چکی ہے۔ عورتوں کا مطالبہ ہے۔ کہ ملازمت وغیرہ کسی ایک صنف کے لئے مختص نہ کی جائے۔ بلکہ جو اُس کا اہل ثابت ہو۔ لیکن کلیۃً مساوات کا برتنا درست نہیں۔ "علمی ضروریات کے ساتھ ہمیں جذباتی ضروریات کو بھی پیش نظر رکھنا ہے۔ اگر مردوں اور عورتوں کی تمام عصبانی قوتیں اور طاقتیں، عملی زندگی کی کشاکش یا اعلیٰ تعلیم کے حصول کی زبردست محنت سے ضائع یا خستہ ہو جائیں اور خانہ داری، اولاد، شادی اور ان کے متعلقہ کاروبار کے مطالبات پس پشت ڈال دیئے جائیں تو یہ ایک قسم کی نسلی خود کشی ہوگی۔"

باتیں تو اور بھی ہیں۔ لیکن مضمون کی طوالت کے خوف سے میں نے یہ بھی اختصار سے لکھی ہیں۔ احمدی جماعت کی مستورات کو ایسی باتوں کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ جہاں اُن کے لئے مذہب سے واقفیت ضروری ہے۔ وہاں ملک اور ملت کے حال سے بھی آگاہ ہونا لابدی ہے۔ جس طرح مذہب ان سے قربانی اور ایثار کا مطالبہ کرتا ہے۔ اسی طرح ملک کی طرف سے بھی اُن پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ حقیقی طور پر ہندوستانی بنیں۔

(عبدالرحیم شبلی)

کامرانی و کامیابی کا راز اتحاد و نظام میں مضمر ہے

ق۔ ن۔ ص

ملّت کے ساتھ رابطۂ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے! امیدِ بہار رکھ

شام ہونے ہی کو تھی۔ دور افق پر سُرخ شفق شعلہ آسا لباس میں آنیوالی شب کا پیام دے رہی تھی۔ کالے کالے بادل کے ٹکڑے اس کے آس پاس سطحِ فلک پر اہرا رہے تھے۔ یا یوں کہو کہ اظہار طمانینت کر رہے تھے۔ یا گذرے ہوئے سنہرے زمانہ کی یاد میرے دل کو بے طرح تلملا رہی تھی۔ آج کی اخباری سیر میرے لئے روح فرسا تھی۔ کیونکہ رسائل و اخبار کا ہر ایک صفحہ میری ملّت کے خون کی ہولناک داستان اور دل ہلا دینے والے بلاک پیش کر رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ کائنات کی دلچسپیوں میں میرے لئے کوئی کشش نہ تھی۔ اور ہوتی بھی کیسے جبکہ ان میں میری اشک شوئی کا کوئی سامان ہی نہ تھا۔

میرے خون میں ایک نہ تھمنے والا ہیجان اور نہ رکنے والا طوفان تھا۔ سینہ میں دل نہیں بلکہ بجلی کا پنکھا چل رہا تھا۔ تنفس مچل رہا تھا۔ بگڑ رہا تھا ہمنشین کی دلچسپ گفتگو میرے لئے اُف! سوہانِ روح ہو رہی تھی۔ اس تن و روح کی کشمکش سے گھبرا گئی۔ میں نے اپنے چاروں جانب بے چین نگاہ دوڑائی!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمین کو دیکھا پھر آسمان کو ۔

دور آسمانی شفق کے قریب جنگل کے بلند درخت جھوم رہے تھے۔ ان کے سرخ سرخ گھنے پھولوں پر آتشیں شعلوں کا دھوکا ہوتا تھا۔ ان کے قریب ہی سے سیاہ پرندوں کا جھنڈ اپنی زبان میں کچھ کہتا ہوا اڑا جا رہا تھا۔ میرے غم نصیب دل نے کہا شاید یہ پرندے بھی آہ! میری قوم کی خونی داستان کا ماتم کر رہے ہیں۔ اور یہ بلند درخت آسمان کو تہ کر جانیوالی شفق کو مسلم کی خون پوشی دکھا کر صدائے احتجاج سنا رہے ہیں۔ ایک لمحہ بھر میرے آنسو تھمے۔ اس ہمدردی کا خیال کرتے ہوئے۔ مگر یک لخت ایسا معلوم ہوا۔ گویا ہر ذرہ مجھ پر مضحکہ خیز قہقہے لگا رہا ہے۔ میرے کانوں میں ایک صدا سنائی ہوئی گذری۔ "نادان ہے! دوسروں پر بھروسہ کر کے بیٹھنے والی! اپنے درد کا مداوا خود نہیں ڈھونڈتی۔ دوسروں سے توقع رکھتی ہے۔ بھلا تیرے درد کی ٹیسیں دوسرے کے سینہ میں کیونکر اٹھ سکتی ہیں۔ تیرے دکھ سے سوچ کہ دوسروں کو کیا غرض؟"

اوہ سچ تو ہے۔ میری مشکل میرے ہی قوت بازو سے آسان ہوگی۔ مجھے اپنے درمان کی طرف خود توجہ دینی چاہیئے۔ جد و جہد کرنا چاہیئے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ میرے ماضی کی رفیع الشانی کا باعث بھی اس کی اپنی ہی قوت بازو تھی ۔

KHILAFAT LIBRARY

ماضی کے تصور نے مجھے بے چین کر دیا۔ میرے منہ سے ایک دلدوز آہ نکلی اور آنکھوں سے گرم چشمہ بہنے لگا۔ درد و کرب سے برمائے ہوئے مضمحل جسم کو میں نے باغ کے کھلے صحن میں ایک کرسی پر گرا دیا۔ اور دل کو جو سینہ میں ادھم مچا رہا تھا۔ سنبھالنے کی کوشش کی ۔

مگر دنیا میری آنکھوں میں اندھیر ہو رہی تھی۔ آہ میرا ماضی!!! اوہ میرے خدا کیسا زرین زمانہ تھا۔ اسوقت ہمارا یہ مستقبل کہیں واہمہ کے قریب رہتا ہوگا۔ اسکی بھیانک صورت سے ہم قطعی ناآشنا تھے۔ مگر آج! آہ اس کی خوفناک آغوش میں تڑپ رہے ہیں۔ اس کی آغوش؟ اوہ مالک! آگ ہے آگ اور تھپکیاں؟ اُف گرم کیا ہوا لوہا۔ رحم رحم ۔

میں تڑپ اٹھی! اے معبود! تو کیا دنیا اسلامیوں سے یہی برتاؤ رکھیگی۔ کیا وہ ہمیشہ اسی کی تذلیل میں مشغول رہیگی۔ اوہ اگر اس طرح ہے تو اے مالک ہم تو ایک دن بے نام و نشان ہو جائینگے۔ اے خدا کیا تیری مشیت بھی دنیا والوں کی ہم نوا ہو گئی ہے۔ کیا تو بھی کلمہ گویوں کے مٹ جانے سے خوش ہے۔ کیا تیری منشاء بھی ہماری نیستی کے حق میں ووٹ دیتی ہے۔ کیا تیری تقدیر ہمارے نابود کر دینے پر تلی ہوئی ہے؟۔ اُف کیا معاملہ ہے۔ اس مصیبت سے نجات کا کوئی راستہ تیری بارگاہ میں سے نکلتا بھی ہے یا نہیں۔! "کیوں نہیں! ضرور ہے مگر کوئی ڈھونڈے بھی تو" ع "ڈھونڈنے والے کو دنیا بھی نئی ملتی ہے"! ایک رقت آمیز آواز میرے کانوں میں پہنچی ۔

میرا ایک ایک رُواں سراپا شکوہ و گلہ بنا ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ اور میں اپنے آپکو بھی بھول چکی تھی ؎

میرے اعصاب میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔ اور آہیں سینہ توڑ کوشش میں مصروف عمل تھیں۔ میری بے قراری سے تنگ آکر یا متاثر ہوکر وہ آج عرش تک پہنچنے کا تہیہ کر چکی تھیں۔ پے در پے لامتناہی سلسلہ جاری کرکے وہ اب عرش کا محاصرہ کر چکی تھیں یعنی عرش کے گرد "ہالہ" کی صورت میں بے احتجاج جمع تھیں۔ بالآخر اجابت کے مضبوط و مستحکم دروازوں کو کھلوا لینے میں کامیاب ہوکر اندر داخل ہوگئیں!

درِ اجابت کا دربان ان کے اس بے اجازت داخلے پر ششدر تھا۔ فرشتے حیرت سے دیکھتے تھے۔ اور ان کی اس بے باکی پر انگشت بدنداں تھے۔ مگر رعب داوری سے کچھ کہنے کی جرأت نہ تھی۔ کانپ رہے تھے کہ دیکھئے اب یہ گستاخی کیا رنگ لائے ؎

مگر مجھ پر؟ کیا بتاؤں کسی بات کا اثر نہ تھا۔ سب کچھ بھول کر خود فراموشی کی حالت کو پہنچی ہوئی تھی۔ بس ایک دردِ قومی مجھے تڑپا تڑپا کر سیماب بنا رہا تھا ؎

یکایک ایک نزہت آفرین جھونکا میری مشام جان تک پہنچا۔ میں چونکی۔ میرے گرد و پیش کا منظر نور افروز تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا تمام جہان کی دلفریبیاں یہاں جمع ہیں۔ اور پر جونگاہ

اُٹھی تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرے آہ و نالے کامرانی و شادمانی کی بلند شان میں چمک رہے ہیں میرے دائیں پہلو پر رحمت الٰہی مور چھل ہلا رہی ہے۔ صفات رحیمی کریمی مع افضال الٰہی کے میرے گرداگرد چکر لگا رہی ہیں۔ میں شاد تھی ہم و غم کا کہیں پتہ نہ تھا ؎

جب ملائکہ کے تہنیت آمیز نغمے ختم ہوئے تو میں نے پوری طرح محسوس کیا کہ واقعی میرا معبود میرا رب "ماں" سے "بہت زیادہ" محبت کرنے والا ہے اور وہ اپنی طرف جھکنے والے کو ضائع نہیں کرتا۔ میری نحیف ہستی پر تقاطر رحمت برابر جاری تھا ؎

سامنے رکھی ہوئی تپائی پر سے ایک نفیس جام اُٹھا کر منہ کو لگاتے ہوئے میں نے انکساری سے عرض کی۔ معبود! ان بے پایاں الطاف اور رحمت وسیع سے میری قوم کیوں محروم ہے؟ بیشک میرا دل ان رموز کے سمجھنے سے قاصر ہے مگر تاہم میں اس کا علم ضرور حاصل کرنا چاہتی ہوں مالک! سمجھ نہیں آتی اے داور! دعاؤں التجاؤں کے باوجود یہ جود و عطا کے تلطف سے کیوں بے نصیب ہے! آہ۔ تیری بیکراں رحمت کیوں اس سے دور دور ہے کیوں نہیں اسے مالا مال اور نہال کر جاتی ہے؟

آواز آئی۔ "ہر راحت و آرام قربانی چاہتا ہے ہماری قدرت نے قواعد ضوابط بنا رکھے ہیں۔ ان پر عمل پیرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونیوالے ہمارے اکرام کے لاریب مستحق ہوتے ہیں۔ اُن آئین پر چلنے والے ان انعامات کے حقدار ہونگے۔ اس میں کسی قوم کی تخصیص نہیں"۔ مجھے لطیف کنائے میں سمجھایا گیا۔

"ہاں ہاں میں سمجھ گئی" میں نے بیساختہ کہا۔ پھر میں افسردہ سی ہوکر خاموش ہو گئی۔ آہ کبھی ہم بھی ان آئین پر کاربند ہوکر ان تمام انعامات کے وارث تھے۔ آہ کبھی میری قوم وارث جاہ و حشم ہو کر رونقِ ملت بلکہ رونقِ دنیا بنی ہوئی تھی۔ یہ دنیا میں خوش باش اور نکہت افروز تھی۔ ہاں اسوقت اس کی عظمت تمام جہان پر مستولی تھی آہ۔

"تمھیں چپ کیسی لگ گئی"۔ ایک پاکیزہ حسین روح نے میرے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ ہاں میں اپنے ماضی کے رفیع الشان تصور میں کھو گئی جس کا حال میں کہیں پتہ تک نہیں"۔ میں نے اسی طرح نظریں نیچے کیئے ہوئے جواب دیا ؎

KHILAFAT LIBRARY

"کیا تم ماضی کا درخشندہ سماں حال میں باندھنا چاہتی ہو؟ کیا تم اس گلشن صد بہار کی گلگشت کی متمنی ہو"۔ میرا سر کا ہوا دوپٹہ درست کرتے ہوئے اس پاکیزہ روح نے کہا۔ "ہاں ہاں! ضرور"۔ میں نے مشتاق و بے چین نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ "تو یہ کچھ مشکل نہیں صرف اپنے اسی اصل کی طرف لوٹو۔ اُنہیں اصولوں کی تابع ہو جاؤ"۔ اُس نے سنجیدگی سے کہا۔ میں پاس کی ایک زرنمو ندی کے کنارے بیٹھ کر اس کے الفاظ پر غور کرنے لگی۔

"اپنے اصل کی طرف لوٹو"۔ کاش اتنا بھی تو بتا جاتی کہ وہ "اصل" و "اصول" کونسے ہیں۔ کہاں سے ملتے ہیں۔ کہاں پائے جاتے ہیں۔ کس طرح پا سکتے ہیں۔ کیونکر میسّر آتے ہیں؟

"اوہ بالکل صاف سادہ اور آسان۔ یعنی اتحاد اور ہادیٔ زماں کی اتّباع میں تنظیم"۔ ندی کے اس پار سے ایک آواز آئی "تنظیم؟ کیا تنظیم بھی ہماری کامرانی کا جزوِ ضروری ہے"۔ میں نے استفساراً نگاہوں سے پوچھا۔ "آہ نادان بہت ضروری"۔ آواز نے جواب دیا۔ "سُن! اسی کے نہ ہونے نے تمھیں کھویا۔ اور یہ دن دکھایا۔ اور یاد رکھ! کہ اسی پر کاربندی از سرِ نو اُن پرشوکت ایّام کی آغوشِ مسرّت میں بٹھا سکتی ہے"۔ اس کی اہمیت میری تو سمجھ سے بالا ہے"۔ میں نے کہا ؎

پانی کی چند امواج میری طرف بڑھیں۔ میرے پاؤں کو چھوا۔ مگر ابھی پوری طرح چھونے نہ پائی تھیں کہ دفعۃً ان کی ہستی نیستی سے مبادل ہو گئی۔ اور خشک زمین نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ ندی کے پار سے ایک قہقہے کی آواز آئی ؎

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

"ہاں اے غافل ہوش میں آ! اپنی ناتواں آہوں کی کامیابی اور زبردست لہروں کی فنائیت پر ذرا غور کر لے"۔

واقعی مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہو گئی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری کمزور آہیں گو نحیف تھیں۔ مگر استقلال کے حنفیہ طریق اختیار کر کے وہ درِ اجابت میں داخل ہونے میں کامیاب ہو کر مجھے بامراد بنا گئیں۔ مگر زبردست و طاقتور لہریں اپنی موجوں سے کٹ کر فنا ہو گئیں۔ بالکل ٹھیک۔

میں اپنی آہوں کی انضباط آرائیوں سے مسرور ہو کر اسی طریق پر اپنی ملّت کی کامرانی کا تصوّر کرنے لگی کہ ہاں ضرور اسی طرح وہ بھی منظّم ہو کر ہادئ زمان کو اپنا ملجا بنا کر مقدّر پر قبضہ کر سکیگی۔ اس تصوّر نے اعصاب پر کچھ ایسا اثر کیا کہ دم بھر میں مجھے اپنی قوم کا مستقبل بہت نزدیک زمانہ میں شاندار نظر آنے لگا۔ میں فرطِ سرور سے ازخود رفتہ سی ہونے لگی۔ "مگر بشرطیکہ وہ اپنے اصل و اصول کی طرف لوٹے" میرے دل نے ندا دی کیونکہ سے

دہر میں عیش و دوام آئین کی پابندی سے ہے
موج کو آزادیاں سامانِ شیون ہو گئیں

خاکسارہ امۃ الحفیظ بیگم شمیم از ایبرہما

درخواست دُعا

میری چھوٹی بہن عزیزہ امۃ السعید بعارضہ بخار کئی دن سے مبتلا ہے۔ تمام بہنوں سے ملتمس ہوں۔ کہ عزیزہ کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ کہ مولا کریم اسے کامل صحت عطا کرے۔ میں نہایت ہی مشکور ہونگی ÷

راقمہ مبارکہ رشیدہ
دختر شریف احمد صاحب پنشنر ماسٹر اوجلہ

دُودھ پلانے کے متعلق ہدایات

KHILAFAT LIBRARY

(۱) دُودھ پلانے سے پیشتر پستانوں کے سروں کو روزانہ گرم پانی سے اور کبھی کبھی گرم پانی میں بورک ایسڈ ملا کر دھونا چاہیئے۔ تاکہ چھاتی کا میل اور پسینہ دُودھ کے ہمراہ بچّے کے مُنہ میں نہ جا سکے۔ اسی طرح دُودھ پلانے سے پیشتر بچّہ کے مُنہ کو بھی روئی وغیرہ سے صاف کر لینا بہتر ہے ÷

(۲) دُودھ پلانے سے پیشتر دودھ کی چند بوندیں باہر گرا دینی چاہئیں ÷

(۳) لٹا کر دُودھ پلانے سے گود میں لیکر دُودھ پلانا بہتر ہے ÷

(۴) دودھ مقررہ وقت پر اعتدال کے ساتھ پلانا چاہیئے۔ نہ بہت زیادہ اور نہ بہت تھوڑا۔ رات کو بہ نسبت دن کے ہمیشہ کم دودھ دینا چاہیئے بہنیں مائیں بچّے کے رونے پر فوراً اُسے دُودھ دینے لگ جاتی ہیں۔ اور اگر نہ پیئے تو جبراً مُنہ میں ٹھونستی ہیں۔ خواہ وہ کسی اور ہی سبب سے روتا ہو۔ یہ بہت مضر بات ہے۔ کیونکہ بچّے اکثر زیادہ دُودھ پینے سے بھی بیمار ہو جاتے ہیں ÷

(۵) پہلے چھ مہینوں میں دن کے وقت بچّے کو دو دو گھنٹہ کے بعد دُودھ پلانا چاہیئے ÷

(۶) ۳ ماہ کی عمر تک بچّے کو صبح ۵½ بجے سے ۱۰½ بجے شام تک ہر دوسرے گھنٹہ اور پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شام کو ۷ بجے ۔ ۱۰ بجے اور ۳ بجے دودھ پلانا چاہیئے ۔

(۷) چار ماہ تک کے بچے کو صبح ۶½ بجے سے ۹ بجے تک اڑھائی اڑھائی گھنٹے کے بعد اور پھر شام کو ۷ بجے ۹½ بجے اور ۱۱ بجے ۔

(۸) پانچ ماہ تک کے بچے کو صبح ۶ بجے شام تک ہر ڈھائی گھنٹے کے بعد اور رات کو صرف دس بجے ۔

(۹) چھ سے ۹ ماہ تک کے بچے کو صبح ۷ بجے سے رات کے دس بجے تک تین تین گھنٹے بعد اس طرح بچہ تندرست رہیگا ۔ اور دودھ کو ہضم بھی کر سکیگا ۔

(۱۰) دودھ پلاتے وقت دونو چھاتیوں سے یکساں پلانا چاہیئے ۔

(۱۱) بچہ کو دانت نکلنے سے پہلے سوائے دودھ کے ہرگز کچھ نہ دیں ۔

(۱۲) ولادت سے دو ہفتہ پیشتر اگر ماں اپنے پستانوں کو روزانہ نیم گرم پانی سے جس میں چند بوندیں شراب کی ملائی گئی ہوں ۔ دھو ڈالا کرے ۔ تو دودھ بھی ٹھیک وقت پر اُترے گا ۔ اور چھاتیوں میں ورم ۔ درد ۔ سوزش یا زخم وغیرہ کے پیدا ہونیکا خطرہ بھی نہ رہیگا ۔

ماں کے پستانوں میں دودھ مناسب مقدار میں ہونا بہتر ہے ۔ نہ بہت کم ہو ۔ اور نہ بہت زیادہ ہو ۔ اگر دودھ کم اُترے ۔ تو گرم مزاج عورتیں جَو کا پانی اور پالک کا ساگ وغیرہ ۔ اور سرد مزاج عورتیں شیرینی اور چکنی اغذیہ استعمال کریں ۔ گاجر کے استعمال سے بھی دودھ بڑھ جاتا ہے ۔ اسی طرح جَو کا پانی یا گندم کی بھوسی اور سونف کا کاڑھا یا دودھ کے ساتھ تودری سرخ کا کھانا ۔ یا شقاقل مصری کو ہموزن کھانڈ میں ملا کر دودھ کے ساتھ پھانکنا ۔ یا دو تولہ ستاور ۔ اور دو تولہ زیرہ سفید کو باریک پیسکر ایک برنج ساٹھی کے ساتھ شیر گاؤ میں پکانا اور شکر سے میٹھا کر کے کھلانا دودھ کو بکثرت پیدا کر دیتا ہے ۔

اگر دودھ زیادہ اترتا ہو ۔ تو غذا کا کم کر دینا ہی کافی ہے ۔ اور زیرہ کا سرکہ میں پیسکر لیپ کرنا بھی مفید ہے ۔ اگر دودھ زیادہ گاڑھا ہو ۔ تو پودینہ اور زوفا پانی میں اُبال کر سکنجبین بزوری ملا کر پینا بہتر ہے ۔ اور غذا سیاہ چنوں کا پانی گرم مصالحہ ملا کر پیئے ۔ اگر دودھ زیادہ پتلا ہو جائے ۔ تو گاڑھا کرنیکے لئے کھچڑی ۔ دودھ چاول ۔ میدہ کی روٹی ۔ نیم بریاں انڈوں کی زردی وغیرہ استعمال کرائیں ۔ اگر دودھ جم جائے ۔ اور درد ہو ۔ تو گرم پانی میں کپڑا بھگو کر بھیتنوں (پستانوں کے سر) پر نچوڑنا ۔ اور گرم تیل کی مالش کرنا بہتر ہے یا دودھ نکالنے کے اوزار (بریسٹ پمپ) سے دودھ نکال دینا چاہیئے ۔

KHILAFAT LIBRARY

آپ نے مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے اب تک کیا کوشش کی ہے ۔ آگاہ فرمائیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت سے نہ ڈر

نمبر۱ - موت سے نہ ڈر! موت فنا نہیں ہے۔ وہ تیری ہستی کو ملیا میٹ نہیں کرتی! صرف وہ ایک خوفناک نام رکھتی ہے!

اس کا کام تو ہمیشہ زندگی کو نئے سانچے میں ڈھالتے رہنا ہے۔ موت سے ڈر کر اسے بدنام نہ کر!

نمبر۲ - اپنی آرزوؤں میں مبتلا ہو کر بیسیوں دفعہ تو موت کو پکارتا ہے۔ لیکن آخرکار جب یہ اعلیٰ طبیب آتا ہے۔ تو پھر تو فریبی دنیا کی آغوش میں مُنہ چھپا لیتا ہے۔ موت سے نہ ڈر!

نمبر۳ - موت زندگی کے مرض کا اعلیٰ علاج کرتی ہے۔ وہ تیری آپ بنائی ہوئی مصیبتوں کو خوب سمجھتی ہے۔ اور وہ جانتی ہے۔ کہ تیرا دُکھ تیرے اختیار سے باہر ہے۔ وہ جسم کو تباہ کرتی ہے۔ تاکہ رُوح کو ایک تازہ زندگی بخشے!

نمبر۴ - تجھے خوب معلوم ہے۔ کہ زندگی کا لُطف اُلفت کے دائرے تک وسیع ہے۔

اور دنیا کی محفل ہمیشہ پریشان - برہم ہونے کے انتظار میں ہے۔ پھر تو وہاں جاتے کیوں ڈرتا ہے۔ جہاں تیرے ساتھی جلد شاید تجھ سے پہلے ہی سفر کرنے والے ہیں۔

نمبر۵ - موت سے نہ ڈر! موت نے صرف رُوح کا قالب بدلنا ہے۔ زندگی کو کبھی بھی فنا نہیں!

بزدل زندوں کو موت بارہا آتی ہے۔ اور مُردہ صورتیں تو نت نئے لباس پہنتی ہیں۔ مرنا جینے کے لئے ہے۔ جیسے خوشبو پھول کے لئے۔ بلبلہ پانی کے لئے۔ بلبل گل کے لئے۔ کلی کملانے کے ڈر سے بند کبھی نہیں رہتی وہ اپنی نازک پنکھڑیاں کھولکر کچھ دنوں بہار کی ہوا میں لہلہاتی ہے۔ اور اپنی خوشی میں اس سنہری گھڑی کا انتظار کیا کرتی ہے۔ جب خزاں اسپر اپنا زرد پلّہ پھیلاتی ہے۔ اور وہ مٹی میں ملکر ایک تازہ زندگی حاصل کرے۔ کچھ اسی طرح جسم اپنی دنیاوی آنکھیں بند کرتا ہے۔ تو رُوح اُڑنے کو اپنے پر کھولتی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

صبح کی ہوا کے ساتھ چاروں طرف پھیل جاتی ہے۔ جیسے خوشبو فضائے چمن میں ہر دل و دماغ کو تازہ کرتی ہے۔

لے موت تیرے کام ہیں کتنے مہیب آہ
مارا ہے۔ اِس غریب کو بنکر رقیب آہ
روتا تڑپ تڑپ کے ہے۔ بیکس غریب آہ
آزار ہجر کا نہیں کوئی طبیب آہ

راقمہ مبارکہ رشیدہ دختر بابو شریف احمد صاحب سٹیشن ماسٹر اوجلوی

درخواست دُعا

مجھ عاجزہ خاکسار کی مصباحی بہنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ میرا چھوٹا بھتیجا عرصہ تین چار ماہ سے برابر بیمار ہے اور کوئی خاص بیماری معلوم بھی نہیں ہوتی۔ کبھی دست آنے لگتے ہیں کبھی بخار ہو جاتا ہے کبھی پیاس غرض طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہے اسکی وجہ سے ہم سب پریشان ہیں۔ میری دست بستہ عرض ہے کہ اس کی صحت کے لئے مصباحی بہنیں درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ پاک اسکو صحت کلی عطا فرمائے۔ اور اسکو اور اسکے بڑے بھائی کو دین کا خادم بنائے اور ان دونو کو ہر آفت و بلا سے ہر وقت محفوظ رکھے آمین ثم آمین ٭

راقمہ خاکسار لیاقت زمانی بیگم ببب گڑھ ضلع گوڑگانواں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری باتیں

نمبر۱ - گناہ پہلے خوشی پہنچاتا ہے - بعد میں تکلیف دائمی دیتا ہے ؛

نمبر۲ - گناہ کا ردِّ عمل شرمساری و ندامت ہے - بعض اوقات خودکشی پر آمادہ کرتا ہے ؛

نمبر۳ - نیکی ممکن ہے - کہ ابتدا میں تلخ ہو - مگر اس کی حلاوت ہمیشہ غیر فانی ہے ؛

نمبر۴ - نیکی کو کبھی فنا نہیں - موت کے بعد اس کی آب و تاب دوبالا ہو جاتی ہے - اور صفحۂ ہستی میں نیکی کا نام روز روشن کی طرح رہتا ہے ؛

نمبر۵ - گناہ مستقبل کو تاریک کرتا ہے - اور نیکی ماضی و حال و مستقبل سب کو درخشاں کرتی ہے ؛

نمبر۶ - گناہ پر پردہ ڈالنے کے لئے جھوٹ لازمی ہے - اور پھر جھوٹ ہی انسان کو بزدل بناتا ہے - اسواسطے ہر ایک گنہگار بزدل اور نیکوکار ہمیشہ دلیر ہوتا ہے ؛

نمبر۷ - گناہ بغیر زیادہ استغفار پڑھنے کے کبھی بخشا نہیں جاتا - اس کا اثر روح و جسم پر ہمیشہ رہتا ہے ؛

نمبر۸ - کیئے ہوئے گناہ کے بعد ضمیر کی لعن طعن جیتے جی دوزخ پیدا کرتی ہے ؛

نمبر۹ - گناہ کا دھبہ شیشہ دل پر گرد ڈالتا ہے ؛

نمبر۱۰ - نیکی دل کو پاک و صاف کر کے مثل الماس کے بناتی ہے ؛

راقمہ مبارکہ رشیدہ دختر بابو شریف احمد صاحب سٹیشن ماسٹر اوجلوی

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن

بتاریخ ۲۸ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۶ر جون سنہ ۱۹۳۱ء روز سہ شنبہ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کا جلسہ منایا گیا تھا بفضلہ تعالیٰ اچھا خاصہ خواتین کا مجمع تھا۔

ساڑھے پانچ بجے سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی پہلے امۃ الحفیظ بیگم نے سورۃ عم مع ترجمہ حاضرین کو سُنائی - بعد ازاں صاحبزادی مولوی عبدالقادر صاحب صدیقی نے باوجود کم سنی کے نہایت بلند آواز سے اور اچھی طرز میں نظم و نثر سُنائی ؛

ازیں بعد بیگم صاحبہ مولوی منظور احمد صاحب نے صداقت اسلام پر نہایت واضح و مدلل مضمون سُنایا پھر عزیزہ رحیم بی بی نے باوجود نوآموز ہونے کے اسماء الٰہی کا ایک مضمون نہایت جوش کے ساتھ پڑھا - آخر میں عزیزہ سلیمہ بیگم صاحبہ اسسٹنٹ سکرٹری نے کامل پون گھنٹہ کتنی نظم پڑھکر سُنائی - اسکے بعد چندہ جمع ہونا شروع ہوا - اور (۵ روپیہ) کے قریب چندہ وصول ہوا - والسلام

اہلیہ سید بشارت احمد صاحب
سکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن

جج اپنی بیوی سے

جج - دیکھو سامنے سے لوگ آرہے ہیں اور تم چہرہ کھولے اپنا چہرہ لوگوں کو دکھا رہی ہو - پردہ کرو -

بیوی - تم ہر روز اپنے فیصلوں میں قانونی حوالہ جات پیش کرتے ہو اپنے دلائل کا انحصار اُنپر کرتے ہو کیا اپنی بات کی تائید میں کسی ارضی یا سماوی قانون کا حوالہ پیش کر سکتے ہو -

جج - ہیں اگر کسی ایسے حوالہ قانونی کے پیش کرنے سے قاصر ہوں تو کیا اسکا یہ مطلب ہے کہ تم جو چاہو کرو ؛

بیوی - عدم ثبوت میں یقیناً دعویٰ خارج ہو کر ڈگری میرے حق میں ہوگی ؛

خیرت - او ہم تمہارے لئے آسمانی کتاب قرآن مجید سے قانونی حوالہ پیش کرتے ہیں - جو عین فطرت انسانی کے مطابق ہے ؛

جج - اسوقت تو نجات اسلام میں ہی نظر آتی ہے ؛

ناظر سیالکوٹی

KHILAFAT LIBRARY

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیزان امۃ السلام بیگم مرزا ناصر احمد ناصرہ بیگم مرزا مبارک احمد امۃ القیوم بیگم مرزا منور احمد امۃ الرشید بیگم امۃ العزیز بیگم سلمہم اللہ و بارک فیہم

کی

آمین

KHILAFAT LIBRARY

"الحمد للہ کہ اس وقت میرے سات بچے قرآن کریم ختم کر چکے ہیں۔ اور ایک اللہ تعالیٰ کے فضل سے حافظِ قرآن بھی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور میں اس کے فضل سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ دوسرے بچوں کو بھی اس نعمتِ عظمیٰ سے حصہ لینے کی توفیق دیگا۔ اور خدمتِ دین کا موقعہ دیکر اور اپنے قُرب کی نعمت بخشکر اپنے احسانوں کی زنجیر کو مکمل کریگا۔ میں نے کچھ شعر اس خوشی میں بطور شکریہ دُعا کہے ہیں۔ اور عزیزہ امۃ السلام بیگم کو بھی جو ہم سب بھائیوں بہنوں کی اولاد میں سے صرف ایک ہی یادگار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی ہے۔ اس آمین میں شامل کرلیا ہے۔ اشعار درج ذیل ہیں۔ خاکسار مرزا محمود احمد۔

مرا دِل ہو گیا خوشیوں سے معمور	۱	ہوئے ہیں آج سب رنج و الم دور
نویدِ راحت افزا آ رہی ہے	۲	بشارت ساتھ اپنے لا رہی ہے
سلام اللہ کی پہلی عنایت	۳	مسیحا نے جسے بخشی تھی برکت
مرا ناصر مرا فرزندِ اکبر	۴	(حفظ قرآن) ملا ہے جسکو حق سے تاج و افسر
وہ میری ناصرہ وہ نیک اختر	۵	عقیلہ با سعادت پاک جوہر
مبارک جو کہ بیٹا دوسرا ہے	۶	خدا نے اپنی رحمت سے دیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری قیوم میرے دل کی راحت ۷ خدا نے جس کو بخشی ہے سعادت

منوّر جو کہ مولا کی عطا ہے ۸ بشارت سے خدا کی جو ملا ہے

رشیدہ جس کو حق نے رُشد بخشا ۹ بنایا نیک طینت اور اچھا

عزیزہ سب سے چھوٹی نیک فطرت ۱۰ بہت خاموش پائی ہے طبیعت

یہ سارے ختم قرآں کر چکے ہیں ۱۱ دلوں کو نورِ حق سے بھر چکے ہیں

خدا کا فضل اُن پر ہو گیا ہے ۱۲ کلام اللہ کا خلعت ملا ہے

یہ نعمت سارے انعاموں کی جاں ہے ۱۳ جو سچ پوچھو یہی باغِ جناں ہے

ملی ہے ہم کو یہ فضلِ خدا سے ۱۴ حبیبِ پاک حضرت مصطفےٰؐ سے

شہِ لولاک یہ نعمت نہ پاتے ۱۵ تو اس دُنیا سے ہم اندھے ہی جاتے

کُجا ہم اور کُجا مولا کی باتیں ۱۶ کُجا دن اور کُجا تاریک راتیں

رسائی کب تھی ہم کو آسماں تک ۱۷ جو اُڑتے بھی تو ہم اُڑتے کہاں تک

خدا ہی تھا کہ جس نے دی یہ نعمت ۱۸ محمدؐ ہی تھے جو لائے یہ خلعت

پس اے میرے عزیزو میرے بچّو ۱۹ دِل و جاں سے اُسے محبوب رکھّو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی ہے دین و دنیا کی بھلائی	۲۰	اسی سے دور رہتی ہے برائی
اسی سے ہوتی ہے راحت میسّر	۲۱	اسی میں دیکھتے ہیں روئے دلبر
یہی لیجاتی ہے مولا کے در تک	۲۲	یہی پہنچاتی ہے مومن کو گھر تک
خدایا اے مرے پیارے خدایا	۲۳	الٰہ العالمین ربّ البرایا
ہو سب میرے عزیزوں پر عنایت	۲۴	ملے تجھ سے انہیں تقویٰ کی خلعت
کلام اللہ پر ہوں سب وہ عامل	۲۵	نگاہوں میں تری ہوں نفس کامل
بس اک تیری ہی انکے دل میں جا ہو	۲۶	نہ دیکھیں غیر کوئی ہو کیا ہو
محبّت تیری انکے دل میں رچ جائے	۲۷	ہر اک شیطان کے پنجے سے بچ جائے
علومِ آسمانی ان کو مل جائیں	۲۸	دلوں کی ان کے کلیاں خوب کھلجائیں
ترا الہام بھی ہو ان پہ نازل	۲۹	ترا اکرام بھی ہو ان کے شامل
کریں تیرے فرشتے ان سے باتیں	۳۰	معارف کی بہیں سینوں میں نہریں
ہر اک ان میں سے ہو شمعِ ہدایت	۳۱	بتائے اک جہاں کو رازِ قدرت
دلوں کو نور سے ہوں بھرنے والے	۳۲	ہوں تیری رہ میں ہر دم مرنے والے

KHILAFAT LIBRARY

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۳ بُرائی دشمنوں کی بھی نہ چاہیں — ہمیشہ خیر ہی دیکھیں نِگاہیں

۳۴ لڑائی اور جھگڑے دُور کر دیں — دِلوں کو پیار سے معمور کر دیں

۳۵ جو بیکس ہوں یہ ان کے یار ہو جائیں — سرِ ظالم پہ اِک تلوار ہو جائیں

۳۶ بنیں ابلیسِ نافرماں کے قاتل — لوائے احمدیّت کے ہوں حامل

۳۷ یہ میدانِ وَغا میں جب کبھی آئیں — تو دل اعداء کے سینوں میں دہل جائیں

۳۸ بِنائے شرک کو جڑ سے ہِلا دیں — نشانِ کفر و بدعت کو مِٹا دیں

۳۹ خُدا کا نور چمکے ہر نظر میں — ملک آئیں نظر چشمِ بشر میں

۴۰ بڑھیں اور ساتھ دُنیا کو بڑھائیں — پڑھیں اور ایک عالم کو پڑھائیں

۴۱ الٰہی دُور ہوں ان کی بلائیں — پڑیں دُشمن پہ ہی اس کی جفائیں

۴۲ الٰہی تیز ہوں ان کی نِگاہیں - نظر آئیں سبھی تقویٰ کی راہیں

۴۳ ہوں بحرِ معرفت کے یہ شناور — سماءِ علم کے ہوں مہرِ انور

۴۴ وہ قصرِ احمدی کے پاسباں ہوں — وہ ہر میداں کے یاربِ پہلواں ہوں

۴۵ ثریّا سے وہ پھر ایماں لائیں — وہ پھر واپس ترا قرآں لائیں

آپ کے دست مبارک پر بیعت کر لی ہے۔ صدق اللہ ماقال لا نبقی لک من المخزیات ذکرا ۔

مرحوم اپنی ذات میں بہت سی خوبیاں رکھتے تھے۔ قریباً ساٹھ ستر علمی و فلسفی کتابوں کے مصنف ہندوستان کا کوئی اعلیٰ رسالہ و اخبار ایسا نہ تھا جس میں آپ کے مضامین نہ چھپتے رہے ہوں ۔

خاکسار سے ۱۹۰۸ء سے تعارف تھا اور اپنی تصانیف سے عموماً مجھے مشرف فرمایا کرتے تھے ۔

آپ کے فرزند اکبر جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے مجسٹریٹ درجہ اول ہیں۔ اور دوسرے فرزند۔ مرزا رشید احمد صاحب مربعوں پر زمین کا انتظام کرتے ہیں۔ اور آپ کے تمام اہل و عیال احمدیت سے مشرف ہیں ۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے عزیز پیر رشید احمد صاحب ارشد کو تیسرا فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ بڑے کا نام ہارون الرشید۔ دوسرے کا سعید احمد ہے۔ اللہ تعالیٰ عمر میں برکت دے اور دیندار بنائے۔ اس کا نام امین الرشید ہے ۔

کامیابی

یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہے کہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ علیگڑھ نے بی اے کا امتحان نہایت اچھے نمبروں پر پاس کیا ۔

(۲) ملک مولا بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ کے فرزند نے گذشتہ سال بی۔ اے کے امتحان میں سنسکرت لی تھی اور اس میں کامیاب رہے جو ایک مسلمان کے لئے بڑی ہمت کا قابل تحسین کارنامہ ہے۔ اس سال اسی عزیز نے انگلش کا ایم۔ اے پاس کیا ہے۔ اور پنجاب یونیورسٹی بھر میں اول رہا ہے ۔

KHILAFAT LIBRARY

دوسرے لڑکے ملک عبدالمنان صاحب نے برمنگھم یونیورسٹی کا بی۔ ایس۔ سی انجینیرنگ آنرز پاس کیا ہے ۔

ملک صاحب کا خاندان علمی ترقیوں کیلئے خاص طور پر مشہور ہے۔ ملک صاحب نے اپنی تمام جائداد اور وسائل آمد اس مقصد کیلئے لگا رکھا ہے۔ اور ہمیں اس لئے دوہری خوشی ہے کہ یہ سب احمدیت کے گل بوٹے ہیں ۔

(۳) خاکسار اکمل کے فرزند اکبر عبدالرحمن جنید ہاشمی امسال بی اے کا امتحان پاس کیا۔ اور چھوٹے لڑکے عبدالرحیم شبلی نے ایف اے کا امتحان دے رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کامیاب فرمائے اللھم آمین ۔ عزیز میر مشتاق احمد صاحب

نسخہ **انیس عالم** اشتہار

ایام ماہواری کی خرابی۔ کمی بیشی دور کرنے کیلئے ایک ہومیو پیتھک امریکن مجرب دوا ہے۔

قیمت دو روپے عہ مع محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:۔

ڈاکٹر محمد حسن احمدی۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ۔ ایس۔ بیری اکبرپور کانپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶
اخبار مصباح قادیان دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

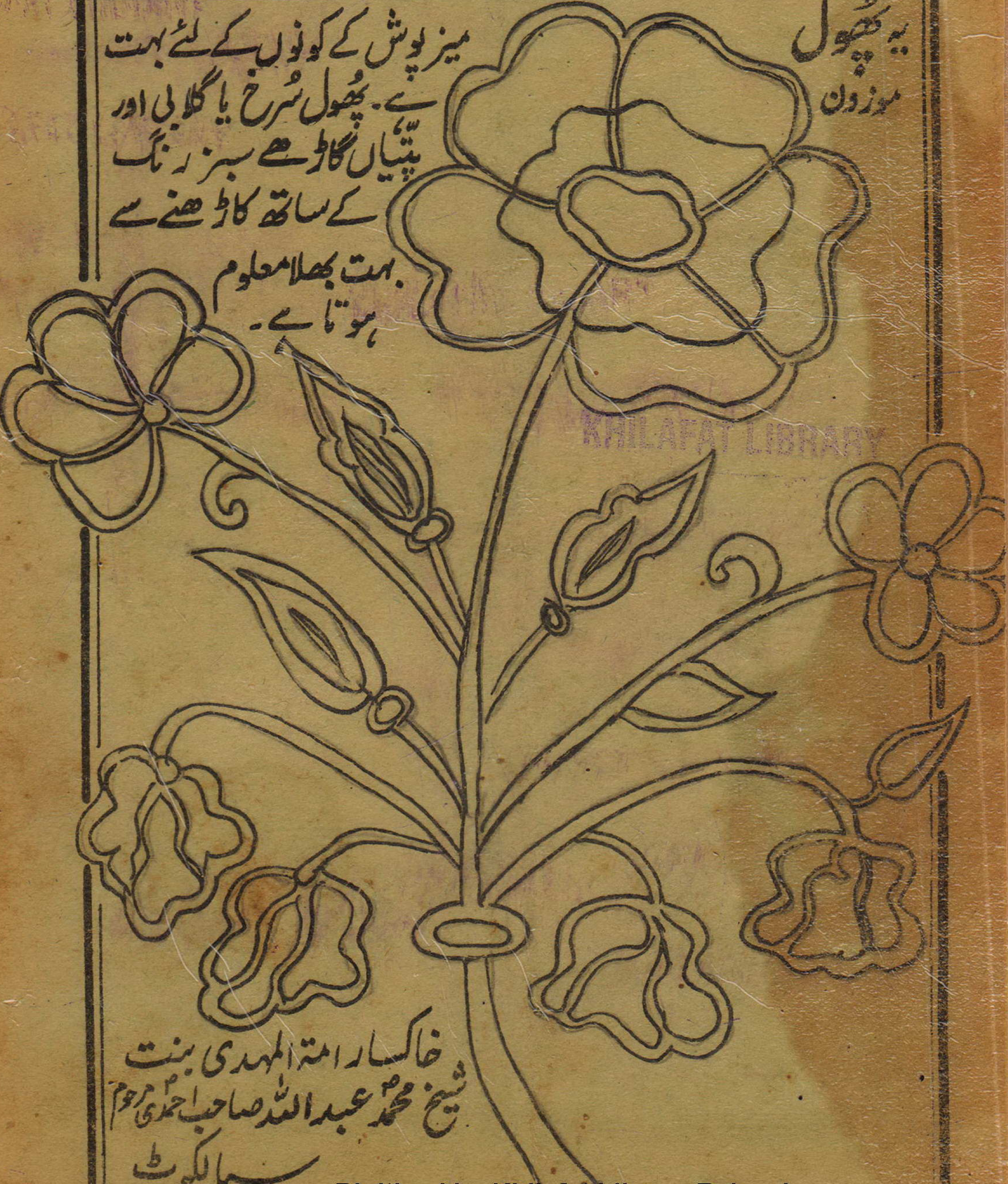

یہ پھول موزوں میز پوش کے کونوں کے لئے بہت ہے۔ پھول سُرخ یا گلابی اور پتّیاں گاڑھے سبز رنگ کے ساتھ کاڑھنے سے بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔

خاکسار امۃ المھدی بنت
شیخ محمد عبد اللہ صاحب احمدی مرحوم
سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

[illegible] صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔